Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: [3006-1296](#) Online ISSN: [3006-130X](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

**A RESEARCH STUDY ON THE GUIDELINES OF MODESTY FOR
MEN AND WOMEN**

مرد اور عورت کے لیے غص بھر کے احکام کا تحقیقی جائزہ

Miss Safia Jaffar (Author)

Lecturer Islamic Studies, The University of Faisalabad, Faisalabad

Safiajaffar.IAS@tuf.edu.pk

Prof. Dr. Matloob Ahmad (Corresponding Author)

Dean, Faculty of Arts and Social Sciences, The University of
Faisalabad

dean.is@tuf.edu.pk

Abstract

Islam, as a comprehensive way of life, guides every aspect of human existence, emphasizing moral and societal purification. The principle of "lowering the gaze" (ghad al-basar) is an essential teaching, intended to preserve the sanctity of the heart and mind while fostering a virtuous society. The Holy Qur'an, in Surah An-Nur, instructs believing men and women to lower their gazes and guard their chastity, underscoring the significance of this command for personal purity and the prevention of societal corruption. Islamic teachings strictly prohibit lustful or inappropriate gazes at non-mahram individuals, as such behavior can lead to moral degradation and grave sins like adultery. This command equally applies to men and women, aiming to establish a dignified and harmonious social structure. In prophetic traditions, unlawful gazes are described as poisoned arrows from Satan, with the assurance that those who avoid such gazes out of fear of Allah will be granted the sweetness of faith in their hearts. This research highlights that lowering the gaze is not merely a religious obligation but a means to achieve inner purity, moral excellence, and societal harmony. The command helps individuals control their natural desires and shield themselves from satanic temptations. By adhering to this principle, individuals contribute to a society rooted in respect, decency, and

spiritual well-being, aligning perfectly with the divine wisdom and objectives of Islamic teaching.

Keywords: Purification, Ghad al-basar, Control, Behavior

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو ایک پاکیزہ اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے کے لیے بہترین اخلاقی اصول اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نفس کی تطہیر اور معاشرتی بہتری کے لیے اسلام نے بے شمار اہم احکام دیے ہیں، جن میں سے ایک ”غض بصر“ ہے۔ ”غض بصر“ کی اصطلاح قرآن مجید سے مستعار ہے، جس کا مفہوم ہے نظر کی حفاظت کرنا۔ اسلام نے نظر کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے کیونکہ بد نظری آنکھوں کا زنا ہے اور گناہ کی ابتدا ہے۔ قرآن اور حدیث میں ایسی نظر کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ بد نظری بظاہر چھوٹے گناہ کی صورت نظر آتی ہے، مگر یہ درحقیقت بڑے گناہ، یعنی زنا، کی جانب بڑھنے والی پہلی قدم ہے۔ ماہرین نفسیات بھی یہی کہتے ہیں کہ انسان اپنی خواہشات اور بے راہ روی کی ابتدا نظر بد سے کرتا ہے، جس کے بعد وہ گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے اس سے بچنے کا واضح حکم دیا ہے۔ اس طرح، کہا جاسکتا ہے کہ نگاہ نیچی رکھنا فطرت اور حکمت الہی کے عین مطابق ہے۔ زبان میں نظریں نیچی کرنے کا مطلب ہے آنکھیں روکنا اور غور و فکر کرنے سے روکنا۔

ابن فارس اپنی ”معجم مقاییس اللغة“ میں کہتے ہیں

”الغین والضاد، يدلُّ على كَفِّ وَتَقْصُ، (مثل) غَضُّ البصر، وكلُّ شيءٍ كَفَفْتَهُ فَقَدْ غَضَّضْتَهُ ” انہی۔ (۱)

”الغین اور ضاد، کفایت اور کمی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، (جیسے) نظر کو نیچا کرنا، اور جو کچھ میں نے روکا تھا، میں نے اسے نیچے کر دیا ہے۔“

اور ابن منظور ”لسان العرب“ میں کہتے ہیں

”وَعَضَّ ظَرْفَهُ وَبَصَرَهُ: كَفَّهُ وَخَفَّضَهُ وَكَسَرَهُ. وَقَبِيلٌ: هُوَ إِذَا دَانِي بَيْنَ جَفُونِهِ وَنَظَرَ ” انہی (۲)

”اور اس نے اپنی نگاہیں اور نگاہیں نیچی کیں: اس نے اسے تھیلی پر رکھا، اسے نیچے کیا، اور اسے توڑ دیا۔ کہا گیا: جب وہ اپنی پلکوں کے درمیان قریب آتا ہے اور دیکھتا ہے تو وہ ختم ہو جاتا ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ ”بد نظری“ ہی ”بد کاری“ کے راستے کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی لیے ان آیات میں آنکھوں کی حفاظت کے حکم کو ”حفاظتِ فرج“ کے حکم پر ترجیح دی گئی ہے۔ اسلامی قانون نے ”بری نظر“ کی ممانعت کی ہے اور اس کے فائدے کی وضاحت کی ہے کہ یہ خواہش کے مقامات کی حفاظت کرے گا اور دلوں کو پاک کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ ”غض بصر“ کا حکم ہر مسلمان کو دیا گیا ہے۔ نگاہیں نیچی رکھنا فطرت اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ کیونکہ عورتوں سے محبت اور دل میں ان کی خواہش فطرت کا تقاضا ہے۔

اس سلسلے میں قرآن پاک میں بہت سی آیات ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا بہت طویل ہو جائے گا، اس لیے یہاں ہم ایک آیت کا ذکر کریں گے، اور غصہ کی زیادہ تر بحث اسی آیت کے تحت ہوئی ہے۔

”قُلْ لِلّٰهُمُ مَنِّينَ يُعْضَوْنَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فَرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكَى لِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ“ (3)

ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے، بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ”بد نگاہی“ ”بے حیائی“ کے راستے کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی لیے ان آیات میں آنکھوں کی حفاظت کے حکم

کو شرمگاہ کی حفاظت کے حکم پر ترجیح دی گئی ہے۔ اسلامی قانون نے "بری نظر" کی ممانعت کی ہے اور اس کے فائدے کی وضاحت کی ہے کیونکہ یہ خواہش کے مقامات کی حفاظت کرے گا اور دلوں کو پاک کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ نظریں نیچی کرنے کا حکم ہر انسان کو دیا گیا ہے۔ نگاہیں نیچی رکھنا فطرت اور حکمت الہی کے تقاضوں کے مطابق ہے کیونکہ عورتوں کی محبت اور دل میں ان کی خواہش فطرت کا تقاضا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "سڑکوں پر بیٹھنے سے گریز کریں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی مجبوری پیش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجبور ہو تو راستہ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: راستہ کا حق کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذْيِ وَرُدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (4)

نگاہ نیچی رکھنا، اذیت کارڈ کرنا، سلام کا جواب دینا، اور بھلی بات کا حکم دینا اور بری بات سے منع کرنا۔ یہ جملے اسلام کی بنیادی اخلاقی تعلیمات کو بیان کرتے ہیں، جو فرد کی روحانیت اور معاشرتی تعلقات کی بہتری کے لئے اہم ہیں۔ ان پانچ باتوں کا مفہوم اور ان کی اہمیت درج ذیل ہے:

1. **نگاہ نیچی رکھنا:** اسلام میں اپنی نگاہوں کو حرام یا غیر ضروری چیزوں سے بچانا اور انہیں نیچا رکھنا ایک اہم اخلاقی اصول ہے۔ یہ انسان کو گناہ سے بچانے، دل کی صفائی اور پاکیزگی کی طرف مائل کرتا ہے۔ قرآن اور حدیث میں "غض بصر" (نگاہ نیچی رکھنا) کی بار بار تاکید کی گئی ہے تاکہ انسان کی روحانیت برقرار رہے اور وہ غیر محرم سے بچا رہ سکے۔
2. **اذیت کارڈ کرنا:** اگر کوئی انسان ہمیں تکلیف دے یا اذیت پہنچائے، تو اسلام ہمیں صبر اور درگزر کا حکم دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم بدلہ لیں یا شریعت کی حدود کو توڑیں، بلکہ ہمیں اچھے طریقے سے رد عمل ظاہر کرنا چاہیے اور دوسروں کی تکلیف یا بدسلوکی کو معاف کرنا چاہیے۔ اس طرح ہم اپنے اخلاق کو بہتر بناتے ہیں اور معاشرتی تعلقات میں محبت اور احترام قائم رکھتے ہیں۔
3. **سلام کا جواب دینا:** اسلام میں سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔ جب کوئی شخص آپ کو سلام کرتا ہے، تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اسے اچھے انداز میں جواب دیں۔ اللہ کی رضا اور نیک نیتی کے ساتھ سلام کا جواب دینا ایک اخلاقی عمل ہے اور یہ محبت، احترام اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔
4. **بھلی بات کا حکم دینا:** لوگوں کو اچھے عمل، صدق، اور نیک باتوں کی طرف دعوت دینا ایک اہم اسلامی ذمہ داری ہے۔ یہ "امر بالمعروف" کہلاتا ہے، یعنی اچھائی کی ترغیب دینا۔ اس کا مقصد معاشرتی بہتری اور انسانوں کی فلاح ہے۔ اچھے الفاظ اور مثبت عمل کے ذریعے لوگوں کو سچائی اور ہدایت کی طرف رہنمائی فراہم کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔
5. **بری بات سے منع کرنا:** اسی طرح، بری باتوں اور غیر اخلاقی عمل سے لوگوں کو روکنا بھی ضروری ہے۔ یہ "نہی عن المنکر" کہلاتا ہے، یعنی برے کاموں سے بچنے کی ترغیب دینا۔ یہ معاشرتی انصاف اور اخلاقی روایات کو مضبوط کرتا ہے اور انسانوں کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ پانچ اصول انسان کو نہ صرف اپنی روحانیت کے حوالے سے بہتر بناتے ہیں بلکہ ایک اچھے معاشرتی فرد کی حیثیت سے دوسروں کے ساتھ اس کے تعلقات کو بھی مستحکم کرتے ہیں۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ نگاہوں کا غلط استعمال بہت سے فتنوں اور مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ دل میں پیدا ہونے والے خیالات، تصورات اور جذبات اسی سے شروع ہوتے ہیں۔ نظر بد کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے ندامت، ندامت، رنج و غم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کئی بار نظروں کا غلط رخ دیکھنے والے کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے اور انہیں زخمی کر دیتا ہے۔

مردوں کے لئے غضب بصر کا حکم

شہوت انگیز نگاہوں کا حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔ ہوس بھری نگاہوں سے مراد دوسروں کو ہوس بھری اور گناہ بھری نظروں سے دیکھنا ہے۔ خواہ مرد کسی مرد کو دیکھے یا عورت عورت کو دیکھے یا اس کے برعکس، ہر صورت میں جائز نہیں ہے۔ حالانکہ اسلام نے پردہ اور حجاب کا فرض مرد اور عورت دونوں کے لیے اسی وجہ سے مقرر کیا ہے جو کہ دونوں صورتوں میں ضروری ہے، خواہ شہوت پیدا ہو یا نہ ہو۔ البتہ اکثر علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرد کے لیے پردے کے علاوہ دوسرے مرد کے پورے جسم کو دیکھنا جائز ہے۔ اسی طرح بغیر داڑھی والے لڑکے کو اس کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہونے کی نیت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔ البتہ مرد کے عورت کو دیکھنے کے احکام مختلف ہیں۔ مرد عورتوں کو دیکھنے کے تین طریقے ہیں۔

۱. مرد کا اپنی بیوی کو دیکھنا جائز ہے۔

۲. مرد اپنی ذی محرم عورتوں کے مواضع زینت کو دیکھ سکتا ہے اور "حنفیہ کے نزدیک مواضع زینت میں، سر، چہرہ، کان، گلا، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ہتھیلی اور پاؤں شامل ہے

۳. مرد کا غیر محرم عورت کی طرف نظر کرنا۔ (5)

مرد کا غیر محرم عورت کو دیکھنے میں نگاہ آلود یا شہوت ابھارنے کی شرط نہیں ہے بلکہ ہر صورت میں دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

"غضب بصر" کا مطلب ہے اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا، یعنی ان چیزوں کو نہ دیکھنا جو دل کی پاکیزگی کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جب ہم اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، تو اس کے کئی فائدے ہیں:

1. سب سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے، اور جو انسان اللہ کے حکم کو ماننا ہے، وہ کامیاب ہوتا ہے، جبکہ جو حکم کو نظر انداز کرتا ہے، وہ ناکام رہتا ہے۔
2. دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہماری نگاہوں کی حفاظت سے وہ منفی اثرات جو ہمیں دوسروں کی نظروں سے مل سکتے ہیں، ہمارے دل تک نہیں پہنچ پاتے۔
3. تیسرا فائدہ یہ ہے کہ جب ہم اپنی نظر کو کنٹرول کرتے ہیں، ہمارا دل اللہ کی محبت میں ڈوبا رہتا ہے، اور یہ محبت دل کی سکونت کا باعث بنتی ہے۔ آزاد نگاہی دل کی توجہ کو منتشر کر دیتی ہے۔
4. چوتھا فائدہ یہ ہے کہ آنکھوں کی حفاظت سے دل مضبوط اور پرسکون رہتا ہے، جبکہ آزاد نگاہی دل میں پریشانی اور غم کا باعث بنتی ہے۔
5. پانچواں فائدہ یہ ہے کہ نگاہوں کی حفاظت سے دل میں "نور" پیدا ہوتا ہے، جیسے کہ سورۃ نور میں اللہ نے غضب بصر کے بعد آیت نور ذکر کی۔ جب دل نورانی ہوتا ہے، تو زندگی میں خیر و برکت کا آغاز ہوتا ہے۔

6. چھٹا فائدہ یہ ہے کہ اللہ کا اصول یہ ہے کہ جو کچھ ہم اللہ کے لیے چھوڑتے ہیں، وہ ہمیں اس سے بہتر عطا کرتا ہے۔ لہذا، جب ہم اپنی نگاہوں کو کٹرول کرتے ہیں، اللہ ہمیں بصیرت اور فہم کی نگاہ عطا کرتا ہے۔
7. ساتواں فائدہ یہ ہے کہ آزاد نگاہی انسان کو ذلیل کرتی ہے، جبکہ جو اپنی نگاہوں کو قابو میں رکھتا ہے، اللہ اسے عزت دیتا ہے۔
8. آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ شیطان آزاد نگاہوں کے ذریعے دل میں بہت تیزی سے گناہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور انسان گناہ کی آگ میں جلتا ہے۔
9. نوواں فائدہ یہ ہے کہ غصہ بصر سے دل کو قرآن پر غور و فکر کرنے کا موقع ملتا ہے، کیونکہ آزاد نگاہوں والے دل کبھی صحیح طور پر غور نہیں کر پاتے۔
10. آخری فائدہ یہ ہے کہ آنکھ اور دل کے درمیان ایک تعلق ہوتا ہے۔ جب ہم اپنی نگاہ کو درست رکھتے ہیں، تو دل بھی درست رہتا ہے۔ اس لئے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ ہمیں دل کی صفائی میں مدد دیتی ہے۔
- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وجہ سے فرمایا ہے۔

“النَّظْرَةُ سَهْمٌ مِّنْ سَيْئَامٍ اِنْ لَيْسَ مَن تَرَكَهَا مِنْ حَفَاقَتِي اَذِنْتُ لَهَا اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَةً فِي قَلْبِهِ”^(۶)

بد نظری شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو شخص اس کو میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے، میں اس کو ایک ایسی ایمانی قوت دوں گا، جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں پائے گا۔”

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ نگاہوں کا غلط استعمال بہت سی مصیبتوں اور آفات کی جڑ ہے۔ چونکہ ہر قسم کے خیالات اور خیالات، اچھے اور برے جذبات اس کے تابع ہوتے ہیں، اس لیے یہ برے خیالات اور جذبات کا سرچشمہ ہیں۔ بری نظروں کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ ندامت، رنج اور غم کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ کئی بار نظروں کا تیر دیکھنے والے پر خود ہی لگ کر اس کے دل و دماغ کو زخمی کر دیتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعْنَا مِنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَنَحْنُ فِي رَحْلِنَا إِلَى مَشْعَرِ الْحَوَامِ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَاثِقِهِ فَضَلَّ بَنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَفَجَاءَتْ النِّسَاءُ يَمْزُونُ فَاَنْصَرَفَ فَضَلَّ بَنُ عَبَّاسٍ نَحْوَ النِّسَاءِ، فَصَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْهُ فِي إِلى غَيْرِهِنَّ”^(۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (جو اس وقت چھوٹے تھے) مشعر حرم سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ راستے میں عورتیں گزرنے لگیں تو فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا اور اسے پھیر دیا۔

اس واقعے کی تشریح کرتے ہوئے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضلؓ کی غیر ارادی طور پر عورتوں کی طرف دیکھنے کی اصلاح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اس بات کا خیال رکھا کہ ان کی نگاہیں حرام جگہ نہ پہنچیں، اسی لیے انہوں نے فوراً اس کی اصلاح کی اور حضرت فضلؓ کو دوسری طرف پھیر دیا۔ یہ واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ حتیٰ کہ ایک نوجوان کے لیے بھی اپنی نگاہوں کو قابو میں رکھنا ضروری ہے اور اسلام میں غیر محرم کے دیکھنے کو بھی اہمیت دی گئی ہے، جس کا مقصد انسان کی پاکیزگی اور دل کی صفائی ہے۔

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَأُهَا مِنَ النَّظْرِ § وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَضْعَرِ الشَّرِّ
كَمْ نَظْرَةٌ بَلَّغَتْ فِي قَلْبٍ صَاحِبَهَا § كَمَا بَلَغَ الشَّهْرُ بَيْنَ الْقَوَسِ وَالْوَتْرِ
يَسِيرٌ مُقْلَبٌ مَا صَرَ مُهْجَتُهُ § لَا مَرْحَبًا بِسُرُورٍ عَادًا بِالضَّرِّ
يَا دَامِيًا بِسَهَامِ اللَّخْطِ مُجْتَهِدًا § أَنْتَ الْفَتِيلُ بِمَا تَزْمِي فَلَا تُصَبِّ
يَا بَاعَتْ الظَّفِرَ يَزِيدُ الشَّقَاءَ لَوْ § إِحْسِنِ رَسُوكَ لَا يَأْتِيكَ بِالْعَظْمِ (۹)

ترجمہ: تمام حادثات ایک نظر سے شروع ہوتے ہیں اور چھوٹی چنگاریوں سے بڑی آگ جنم لیتی ہے۔ کتنی ہی نظریں ہیں جو ایک نظر رکھنے والے کے دل کو چھیدتی ہیں، کمان اور ترکش کے درمیان تیر کی طرح اس کی آنکھ اس چیز پر مسرور ہوتی ہے جو اس کے نفس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ایسی خوشی جو نقصان پہنچاتی ہے اس کے لیے خوش آئند نہیں۔ اے نظر کے تیر مارنے کی کوشش کرنے والے! تیرے تیر سے مارا جائے گا! اے نگاہ کے نگران! نظر سے شفاء ڈھونڈنے والے، اپنے رسول کو روک لو! ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں تباہ کر دے۔

تمام حادثات یا برائیاں انسان کی نظر سے شروع ہوتی ہیں، اور جیسے چھوٹی سی چنگاری سے بڑی آگ بھڑک سکتی ہے، ویسے ہی ایک نظر بھی انسان کے دل کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ نظر کو کمان اور تیر کے مانند تشبیہ دی گئی ہے، جس کی طرح یہ دل میں ایک زہر آلود اثر ڈال سکتی ہے۔

یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ کچھ نظریں انسان کے دل کو پھجھ کر اسے نقصان پہنچاتی ہیں، اور وہ چیز جو انسان کی آنکھوں کو خوشی دیتی ہے، حقیقت میں اس کی روح کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسی خوشی جو نقصان کا باعث بنے، اسے کبھی خوش آمدید نہیں کہا جاسکتا۔ آخر میں، نظر کو تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے تیر چلانے والے کا اپنا تیر ہی اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے، ویسے ہی وہ شخص جو اپنے نظر کو بے قابو کرتا ہے، وہ خود ہی اپنے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ اس میں یہ انتباہ بھی ہے کہ جو نظر ایک انسان کے لیے شفا اور فائدے کی تلاش میں ہوتی ہے، وہ اگر بے احتیاط ہو، تو وہ خود ہی اس شخص کی ہلاکت یا تباہی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس پیرا گراف میں نظر کی حفاظت کی اہمیت اور اس کے برے اثرات سے بچنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

امام رازی لکھتے ہیں:

لَوْ وَقَعَتْ فِي غَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ فَلَوْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى بَدَنِهَا لِيُخْلَصَهَا (۱۰)

”عورت پانی میں ڈوب رہی ہو یا آگ میں جل رہی ہو تو جان بچانے کے لیے اس کے جسم کی طرف دیکھنا جائز ہے۔“
اس جملے میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کی جان کو خطرہ ہو مثلاً وہ پانی میں ڈوب رہی ہو یا آگ میں جل رہی ہو تو اس کی جان بچانے کے لیے اس کے جسم کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب کسی کی زندگی بچانے کی ضرورت ہو، تو حالات اور ضرورت کے مطابق نظر کا رخ اس شخص کی جان بچانے کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔

اسلام میں جان بچانے کے لیے کی جانے والی کسی بھی جائز کوشش کو اہمیت دی جاتی ہے، اور اس وقت نظر کا مقصد کسی غیر ضروری یا حرام سرگرمی میں ملوث ہونے کی بجائے، محض ضرورت کے تحت کسی کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ لہذا، اگر کسی عورت کی جان بچانے کے لیے اس کی طرف دیکھنا ضروری ہو، تو اسے اس صورت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔

تاہم، اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ جائزیت صرف اور صرف زندگی بچانے کے لیے ہے اور یہ کسی بد نیات یا خواہش کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ، یہ بھی ضروری ہے کہ نظر کو محض ضروری حد تک ہی محدود رکھا جائے اور اس کے بعد فوراً اپنی نگاہ کو ہٹا لیا جائے تاکہ انسان غیر اخلاقی یا گناہگار نظر کی طرف نہ بڑھے۔

یہ مثال ایک خاص اور نادر حالات میں نظر کے جائز ہونے کا اشارہ دیتی ہے، اور عمومی حالات میں غیر محرم کی طرف نظر کرنے سے پرہیز کی تاکید کی جاتی ہے۔

اور اس کے علاوہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ افزائی کے وقت بھی یہی حکم نافذ ہو گا، جیسے زلزلہ، لینڈ سلائیڈنگ، چھت گرنے، آسانی بجلی گرنے، چوری اور ڈکیتی۔ سودا کرتے وقت یعنی خرید و فروخت کرتے وقت عورت کا چہرہ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ امام کاسانی لکھتے ہیں:

لأن إباحة النظر إلى وجه الأجنبية وكفيها للحاجة إلى كشفها في الأخذ والعطاء⁽¹⁰⁾

”اشیاء کے لینے اور دینے کی ضرورت کی وجہ سے اجنبیہ کے چہرے کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔“

اس جملے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اشیاء کے لین دین یا کسی ضروری کام کے تحت، کسی اجنبیہ (غیر محرم عورت) کے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی خاص ضرورت کے تحت کسی سے بات چیت یا تعامل ہو رہا ہو، جیسے خریداری، کاروباری معاملات، یا کوئی اور ضروری کام، تو اس موقع پر نظر کرنا جائز ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ جائزیت ضروری کاموں اور حالات تک محدود ہے، اور اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غیر محرموں کے چہرے کو بے پرواہ یا غیر ضروری طور پر دیکھنا جائز ہے۔ اسلام میں نظریں اپنی حدود میں رکھنا ضروری ہے تاکہ دل میں گناہ یا فساد نہ آئے۔

یعنی، اگر کسی شخص کو ضروری کام کے سلسلے میں کسی اجنبیہ سے بات کرنی ہو، تو اس صورت میں نظر کا استعمال معقول ہو سکتا ہے، بشرطیکہ یہ حد سے تجاوز نہ کرے اور انسان اپنی نگاہ کو کنٹرول میں رکھے تاکہ کسی بھی قسم کے حرام یا غیر اخلاقی اثرات سے بچا جا سکے۔

امام نووی لکھتے ہیں:

جواز النظر للحاجة عند البيع والشراء⁽¹¹⁾

”خرید و فروخت کی ضرورت کے وقت عورت کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔“

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بیچنے والا یا خریدار لین دین کرتے وقت اس عورت کو پہچان لے۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے چیز واپس کرنی پڑے تو کسی نقصان یا نقصان کی صورت میں یا بعد میں قیمت وصول کرنی پڑے تو دوسری عورتوں سے الگ پہچانا جا سکے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک عورت کے لیے اپنے چہرے کو ننگا کرنا یا مرد کے لیے خرید و فروخت کے دوران اسے دیکھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کوئی ضرورت نہیں ہے جس کے بغیر چار حقوق نہیں ہیں۔ کیونکہ خواتین نقاب اور حجاب کے ساتھ بھی خرید و فروخت کر سکتی ہیں۔ (12)۔

قرآن و سنت میں غص بصر کی اہمیت

اسلام میں غص بصر کی اہمیت کو قرآن اور حدیث دونوں میں اجاگر کیا گیا ہے۔

قرآن میں: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۗ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (13)

"مؤمنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی تمام اعمال سے واقف ہے۔"

اسی طرح عورتوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (14)

"اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

امام طبری نے اس آیت کی تفصیل میں فرمایا ہے کہ "غض بصر" کا مقصد غیر محرم افراد کی طرف نظر ڈالنے سے بچنا ہے۔ امام طبری نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اس حکم کے ذریعے انسان کو اپنی نظریں غیر محرم افراد سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے نفس کو فساد اور فتنہ سے بچا سکے۔ (15)

امام قرطبی نے اس آیت کی تفصیل میں کہا ہے کہ "غض بصر" انسان کی روحانیت کو بہتر بناتا ہے اور اسے اخلاقی گراؤ سے بچاتا ہے۔ ان کے مطابق، مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے نظر کا کنٹرول ضروری ہے تاکہ معاشرتی فتنہ و فساد سے بچا جاسکے۔ امام قرطبی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ نظر کی حفاظت انسان کی اخلاقی پاکیزگی اور معاشرتی نظم کے لیے اہم ہے (16)

ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "غض بصر" کا مقصد غیر محرم کے ساتھ ناپسندیدہ تعلقات اور تعلقات کے فتنے سے بچنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ عمل انسان کی روحانی صفائی، فلاح اور اللہ کی رضا کے لیے ضروری ہے۔ (17)

امام شوکانی نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "غض بصر" کا حکم انسان کو فحاشی اور اخلاقی زوال سے بچانے کے لیے دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق، اس عمل کے ذریعے انسان اپنی شخصیت کو پاکیزہ اور اللہ کے قریب رکھتا ہے، کیونکہ نظر کی حفاظت کرنے سے انسان اپنے نفس کو فتنہ اور فساد سے بچاتا ہے۔ (18)

غض بصر کے فوائد:

1. اللہ کا حکم ملنا: غض بصر اللہ کا حکم ہے، اور اللہ کے حکم کی پیروی میں فلاح اور کامیابی ہے۔
2. دل کی حفاظت: نامحرم پر کی جانے والی نظر دل میں منفی اثرات ڈال سکتی ہے؛ نظر کی حفاظت سے دل محفوظ رہتا ہے۔
3. اللہ کی محبت میں اضافہ: نظر کی حفاظت سے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی ہے، جبکہ آزاد نگاہی دل کو منتشر کرتی ہے۔
4. دل کی مضبوطی اور سکون: نظر کی حفاظت سے دل مضبوط اور پرسکون رہتا ہے؛ آزاد نگاہی دل کو ٹھنڈی کرتی ہے۔
5. دل میں نور کا دخول: نگاہ نیچی رکھنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے، جو انسان کی روحانیت میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔
6. فہم و بصیرت میں اضافہ: اللہ کا حکم ماننے سے فہم و بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے، اور انسان کی فراست میں بہتری آتی ہے۔
7. عزت میں اضافہ: نظر کی حفاظت سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے؛ آزاد نگاہی انسان کو ذلیل کرتی ہے۔
8. شیطان سے بچاؤ: نگاہ کی حفاظت سے شیطان کے وسوسوں سے بچا جاسکتا ہے، جو گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔
9. قرآن پر غور و فکر کا موقع: نظر کی حفاظت سے دل میں سکون ملتا ہے، جو قرآن پر غور و فکر کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
10. دل اور آنکھ کی ہم آہنگی: دل اور آنکھ کے درمیان تعلق ہے؛ نظر کی حفاظت سے دل کی حفاظت ہوتی ہے (19)

فإن خاف الشهوة أو شك امتنع نظره إلى وجهها فخل النظر مقيد بعدم الشهوة والا فحرام وهذا في زمانهم وأما في زماننا فممنع من الشابة قهستاني وغيره إلا النظر لحاجة كفاض وشاهد يحكم ويشهد عليها (20)

”پس اگر شہوت کا اندیشہ ہو یا شہوت کا شبہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا منع ہے۔ اس لیے دیکھنے کی اجازت صرف شہوت کی عدم موجودگی تک محدود ہے، ورنہ حرام ہے۔ یہ حکم ان ابتدائی فقہاء کے زمانے کا ہے۔ اور جہاں تک ہمارے زمانے کا تعلق ہے تو جوان عورت کی طرف دیکھنا منع ہے۔ قہستانی وغیرہ؛ البتہ ضرورت کے وقت اسے دیکھنا جائز ہے، مثلاً قاضی کی طرف دیکھنا جب وہ اپنا فیصلہ دے رہا ہو یا گواہ کو دیکھنا جب وہ عورت کے خلاف گواہی دے رہا ہو۔“

یہ تحقیقی جائزہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ غضب بصر نہ صرف ایک مذہبی فریضہ ہے بلکہ یہ دل و دماغ کی پاکیزگی، اخلاقی بلندی، اور معاشرتی امن کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ اصول انسان کی فطری خواہشات کو قابو میں رکھنے اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا یہ حکم فرد اور معاشرے کی اصلاح کے لیے ایک جامع اور حکیمانہ رہنمائی پیش کرتا ہے۔ دین اسلام انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، اور اخلاقی پاکیزگی کے لیے اہم اصولوں میں سے ایک "غضب بصر" یعنی نظر کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ قرآن و حدیث میں بد نظری کو گناہ اور زنا کی ابتدائی سیڑھی قرار دیا گیا ہے، جو دل و دماغ میں فتنے اور بے سکونی پیدا کرتی ہے۔ اس سے بچنے کا حکم تزکیہ نفس، دل کی پاکیزگی اور معاشرتی امن کے لیے ہے۔ اسلام نے مرد و عورت دونوں کو شہوت انگیز نگاہوں سے بچنے اور ایک پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے کی تلقین کی ہے۔ بد نظری سے اجتناب خدا کی محبت اور ایمان کی مٹھاس کا ذریعہ بنتا ہے اور انسان کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو عورت کی طرف دیکھنا منع نہیں ہے۔ تاہم چونکہ اس دور میں بے حیائی، عریانی اور فحاشی کا سیلاب بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس دور میں یہ حالت ملنا مشکل ہے۔ اس لیے بعد کے حنفی علماء نے عورت کا چہرہ دیکھنا قطعی حرام قرار دیا ہے۔ اگر شہوت کا اندیشہ ہو یا شہوت کا شبہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا ممنوع ہے۔ لہذا دیکھنا جائز ہے یا نہ ہونا صرف شہوت کی عدم موجودگی تک محدود ہے، ورنہ حرام ہے۔ یہ حکم قدیم فقہاء کے زمانے کا ہے اور جہاں تک ہمارے زمانے کا تعلق ہے تو جوان عورت کی طرف دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ البتہ مجبوری کی حالت میں دیکھنا جائز ہے۔ تینوں اماموں کے نزدیک مرد کے لیے غیر محرم عورت کو بلا ضرورت دیکھنا جائز نہیں اور ابتدائی حنفی علماء کے نزدیک مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت کی طرف دیکھے بشرطیکہ وہ فتنہ سے محفوظ ہو۔ تاہم چونکہ اب وہ شرائط موجود نہیں ہیں اور عریانیت اور فحاشی بڑھ رہی ہے، اس لیے بعد کے حنفی علماء کے نزدیک مرد کے لیے غیر محرم عورت کی طرف بلاوجہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ لہذا اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ اب جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد کے لیے غیر محرم عورت کو غیر ضروری طور پر دیکھنا حرام ہے۔

حوالہ جات

1- ابن فارس، مجمع مقائیس اللغۃ: (4/307)

2- ابن منظورنی، لسان العرب: (7/196)

- 3- سورة نور 24-30
- 4- مسلم بن حجاج، امام، الصحيح) بيروت: دار احياء التراث العربي بن نداد (ج4، ص21704)
- 5- برهان الدين محمود بن احمد، المحيط البرهاني في الفقه النعماني (بيروت: دار الكتب العلمية، 1424هـ) ج5، ص331
- 6- المنذرى، عبد العظيم، الترغيب والترهيب (بيروت: دار الكتب العلمية، 1417هـ)، ج3، ص153
- 7- سنن ابو داود، كتاب الحج، باب: "إِذَا زَكَبَ الرَّجُلُ فِي رَجُلِهِ فِي الشُّعْرِ" حديث نمبر: 2007
- 8- ابن قيم الجوزية، الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الثاني، دار المعرفه، 1418هـ، جلد1، صفحہ 153-154
- 9- رازي، تفسير الفخر الرازي، جلد 23، صفحہ 362-
- 10- الكاساني، البدائع والصنائع، جلد 5، صفحہ 122-
- 11- النووي، شرح صحيح مسلم، جلد 9، صفحہ 210-
- 12- درويش مصطفى حسن، فصل الخطاب في مسئلة الحجاب والتقاب، قاهره، دار الاعتصام، سن، صفحہ 43-
- 13- سورة نور- 30
- 14- سورة نور 31
- 15- امام ابن جرير الطبري "جامع البيان عن تأويل آي القرآن" جلد 14 صفحہ 52 ناشر، دار الفكر، بيروت، لبنان، طبع، 1995
- 16- امام القرطبي "الجامع لأحكام القرآن" جلد، 12 صفحہ، 195 ناشر، دار عالم الفوائد، بيروت، لبنان طبع، 2003
- 17- امام ابن كثير "تفسير القرآن العظيم" جلد: 3 صفحہ، 112 ناشر، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان طبع، 1999
- 18- امام شوکانی "فتح القدير" جلد: 4 صفحہ، 238 ناشر، دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان طبع، 1997
- 19- <https://rafeeqemanzil.com>
- 20- حصكفي، الدر المختار، جلد 6، صفحہ 70س-